غیبت کے نقصانات اور سزائیں

محمد یعقوب ربانی
فاضل جامعہ سلفیہ

غیبت نکمے نکھٹو فضول گو اور بے کار و بدنیت بلکہ فتنہ پرور اور فسادی لوگوں کا پیشہ جبکہ انسانیت دشمن اور امن مخالف اور بزدل لوگوں کا شیوہ ہے۔ نفاق و کذب اور ناہمدردی کی علامت ہے اور کسی بھی انسان کی خوف خدا سے عاری اور تقویٰ سے خالی ہونے کی دلیل ہے اور شیطان کے بہت قریب ہونے کی بہت ہی مختصر اور انتہائی نرم شاہراہ ہے۔ اسی طرح اسلام و ایمان کی ضد ہے کیونکہ اسلام اور ایمان سلامتی و امن کے خواہاں و مظہر ہیں جبکہ چغلی و غیبت ان کی مخالف اور فتنہ و فساد کی جڑ نفرتوں اور رنجشوں کا منبع اختلافات و ناچاقیوں کا مصدر ہے لیکن افسوس کہ جتنا یہ فعل شنیع اور قول قبیح ناپسندیدہ ہے اتنا ہی یہ لوگوں میں عام ہے۔ بلکہ اب تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کو گناہ کہنا بھی ذرہ مشکل ہی ہو جائے گا۔ اور یہ بیماری اس قدر پھیل چکی ہے کہ عام لوگ اس کو گناہ ہی نہیں سمجھتے میرے خیال میں۔ یہ واحد گناہ ہے جس میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد ملوث ہیں (الا من رحم ربی) بہت بڑے متقی پارسا نیکوکار نمازی و حاجی علماء و واعظین بھی اس کی غلاظت سے اپنا دامن داغدار کر بیٹھتے ہیں اور بسا اوقات انھیں خبر تک نہیں ہوتی سچ کہا ہے حالی مرحوم نے۔۔۔۔۔۔۔۔

مجالس میں غیبت کا زور اس قدر ہے
کہ آلودہ اس خون میں ہر بشر ہے
نہ بھائی کو بھائی سے یاں درگزر ہے
نہ ملا کو صوفی کو اس سے حذر ہے
اگر نشہ مے ہو غیبت میں پنہاں
تو ہشیار پائے نہ کوئی مسلماں

غیبت کا حکم:

اصول شریعت میں غیبت قطعی طور پر حرام قرار دی گئی ہے۔ اور اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں بلکہ پوری امت کا اجماع ہے کہ غیبت حرام ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۵ در تفسیر سورۃ الحجرات آیت نمبر 12)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے امام نوویؒ کا فیصلہ نقل کیا ہے کہ فرماتے ہیں " **الغیبة والنمیمة محرمتان باجماع المسلمین** " کہ چغلی اور غیبت حرام ہیں اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے (فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ 576)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں جس چیز پر امت کا اجماع ہو وہ واجب و فرض کا درجہ رکھتی ہے (لہذا غیبت سے بچنا واجب و فرض ہے) (**حجة الله البالغة** از شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

غیبت پر قرآنی فیصلہ:

اللہ رب العزت نے اپنے ماننے والوں اور مسلمانوں و مومنوں کے لیے کھلے لفظوں حکم فرمایا ہے ارشاد الٰہی ہے " **یاایها الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرهتموه و اتقوا الله ان الله تواب رحیم** " (الحجرات آیت 12 پ 26)

اے ایمان والو! بچو بہت زیادہ گمان سے بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور مت جاسوسی (عیب تلاش) کرو اور نہ ہی تمہارا کوئی دوسرے کی غیبت کرے کیا تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرو گے (ہرگز نہیں) پس تم اس کو انتہائی ناپسند کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

کوئی آدمی اللہ کا خوف قبر کی وحشت اور حشر کی شدت جہنم کی تپش اور جنت کی نعمت و آرام کو مدنظر رکھ کر اس آیت کا حکم جانے تو میرے خیال میں غیبت و چغلی کے قریب تک نہ پھٹکے گا۔ کہ کس قدر اللہ رب العزت نے چغلی کی قباحت کو اپنے بھائی کے گوشت کھانے کے برابر قرار دے کر اس سے بچنے کی سخت تلقین کی ہے۔ دنیا میں کوئی گیا گزرا انسان بھی اپنے بھائی کے گوشت کو کھانا پسند کیا گوارا نہیں کرے گا۔ جبکہ وہ مردہ بھی ہو۔

غیبت تو اس سے بھی بڑی بری چیز ہے اس کے قریب مسلمان کا جانا کیونکر مناسب و جائز ہو گا۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین ابن کثیر وغیرہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معراج کی رات میں نے دیکھا کہ عورتوں اور مردوں کے گوشت ان کے پہلوؤں سے کاٹ کر انہیں کھانے پر مجبور کیا جا رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو جواب ملا یہ چغل خور غیبت گو اور طعنہ زن ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں مفتی شفیع صاحب لکھتے ہیں اس آیت میں ظن، تجسس، غیبت تین چیزوں کی حرمت کا بیان ہے مگر غیبت کی حرمت کا زیادہ اہتمام فرمایا کہ اس کو کسی مسلمان مردہ کا گوشت کھانے سے تشبیہ دے کر اس کی

حرمت اور خست وناءت کو واضح فرمایا حکمت اس کی یہ کہ کسی کے سامنے اس کے عیوب ظاہر کرنا بھی اگر چہ ایذا رسانی کی بنا پر حرام ہے مگر اس کی مدافعت وہ آدمی خود بھی کرسکتا ہے اور مدافعت کے خطرے سے ہر ایک کی ہمت بھی نہیں ہوتی اور وہ عادتاً زیادہ دیر رہ بھی نہیں سکتا بخلاف غیبت کے وہاں کوئی مدافعت کرنے والا نہیں ہر کم تر سے کم تر آدمی ہر بڑے سے بڑے آدمی کی غیبت کرسکتا ہے کیونکہ کوئی مدافعت اور مزاحمت نہیں ہوتی اس لیے اس کا سلسلہ بھی عموماً طویل ہوتا ہے اور اس میں ابتلاء بھی زیادہ ہے اس لئے غیبت کی حرمت زیادہ مؤکد کی گئی اور عام مسلمانوں پر لازم کیا گیا کہ جو سنیں وہ اپنے غائب بھائی کی طرف سے بشرط قدر مدافعت کرے اور اگر اس پر قدرت نہ ہو تو کم از کم سننے سے پرہیز کرے کیونکہ غیبت کا بقصد و اختیار سننا ایسے ہی ہے جیسے خود غیبت کرنا (معارف القرآن مفتی محمد شفیع جلد 8 ص 122)

غیبت کسے کہتے ہیں ؟

غیبت کے مزید نقصانات وسزائیں بیان کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پیارے قارئین کے لئے غیبت کا مفہوم ومعانی اور مطلب لکھ دیا جائے تاکہ قارئین اس کو ذہن میں رکھ کر باقی مضمون پڑھیں اور اس گندگی سے اپنا دامن داغدار نہ ہونے دیں۔

عن ابی هریرةؓ ان رسول الله ﷺ قال اتدرون ما الغیبة ؟قالوا الله و رسوله اعلم قال ذكرک اخاک بما یكره قیل افرایت ان كان فی اخی ما اقول قال ان كان فیه ماتقول فقد اغتبته و ان لم یكن فیه ما تقول فقد بهته"

(صحیح مسلم كتاب البر باب تحریم الغیبة حدیث نمبر ۲۵۸۹)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تیرا اپنے بھائی کا ایسے طریقے سے تذکرہ کرنا جس کو وہ (تیرا بھائی سنے) ناپسند کرے آپ سے پوچھا گیا کہ خیال ہے اگر ہماری بیان کردہ چیز اس میں موجود ہو تو تب؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہی تو غیبت ہے اور اگر تو نے کوئی ایسی بات بیان کی جو اس میں موجود نہیں پھر تو نے اس پر بہتان لگایا ایک روایت میں ہے۔"ان رجلا سأل رسول الله ما الغیبة ؟ فقال ان تذكر من المرء ما یكره ان یسمع قال یا رسول الله و ان كان حقا؟ قال اذاقلت باطلا فذلک البهتان"

(مؤطا امام مالکؒ کتاب الجامع باب ماجاء فی الغیبۃ)

کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا چغلی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کسی آدمی کا تذکرہ تو ایسے انداز میں کرے جسے وہ سن کرنا پسند کرے سائل نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں سچ کہوں (یعنی اس کی وہ برائی بیان کروں جو اس میں موجود ہو) آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو جھوٹ کہے تو وہ بہتان ہوگا۔ (تذکرۃ الحفاظ لامام ذہبیؒ جلد ۲ ترجمہ نمبر 448)

قارئین کرام! یہ ہے چغلی وغیبت کی تعریف جبکہ ہمیں اگر کوئی غیبت سے منع کرے تو ہم فوراً جواب دیتے ہیں کہ بھائی میں کوئی جھوٹ بول رہا ہوں وہ واقعتاً ایسا ہی ہے اس میں عیب وخامی موجود ہے میں اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا واضح رہے کہ کسی شخص میں اگر کوئی خامی وعیب واقعی موجود ہے تو اس کو بیان کرنا ہی غیبت کہلاتا ہے اور یہ تعریف خود زبان رسالت لسان نبوت سے منقول ہے ہماری اکثریت اس غیبت کو اپنے لئے نظام ہضم کا فارمولا سمجھتی ہے اور راحت وسکون کی گولی تصور کرتی ہے جبکہ معاملہ یہ ہے کہ یہ جہنم کے دخول اور غضب الٰہی کے حصول کا شارٹ کٹ راستہ ہے اور جنت سے دوری اور رحمت خداوندی سے محرومی کا ذریعہ ہے ہمارے کتنے ہی لوگ ہیں جو اپنے کام کاج اور ڈیوٹی سے فارغ ہوکر ایسی محفلوں کی تلاش کرتے اور ایسی مجلسوں کے پاس جاتے ہیں جہاں پر یہ دھندا عام ہو آدھی رات تک یہ محفل لوگوں کی عیب جوئی اور بدخوئی میں چغل خوری اور غیبت گوئی کا مظاہرہ کرتی ہے۔

عشاء کی نماز کو مشکل ہی سے قریب آنے دیتے ہیں جبکہ رات لیٹ سونے کی وجہ سے صبح کی نماز کا تصور ہی فقط خوش فہمی ہے انسانیت سے اس قدر دشمنی اور رسول اللہ ﷺ سے اس قدر مخالفت اور اللہ تعالیٰ سے اس قدر کھلی بغاوت اور اسلامی احکام سے اس قدر جنگ پھر کہتے ہیں ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں ہماری مصیبتیں اور پریشانیاں دور نہیں ہوتیں ہمارے مسائل حل نہیں ہوتے۔ جبکہ لوگوں کے حالات اور آپس کے تعلقات خراب کرکے اپنے مسائل کے حل کا خواہش مند ہونا صرف خام خیالی ہے کیونکہ وہ ذات الٰہی تو تیرے اس فعل اور تیری اس حرکت سے ناراض ہوگئی جس نے مسائل حل کرنے ہیں جس نے پریشانیوں کو دور کرنا ہے تو پھر مسائل تو حل نہ ہوں گے ہماری حالت تو بقول شاعر یہ ہے:

عزیزوں کی جس بات میں عیب پانا
نشانہ اسے پھبتیوں کا بنانا
شماتت سے دل بھائیوں کا دکھانا
یگانوں کو بےگانہ بن کر چڑانا
نہ کچھ درد کی چوٹ اس کے جگر میں
نہ قطرہ کوئی خون کا چشم تر میں

چغل خور قبر میں :

غیبت گو اور چغل خور چونکہ امن کا دشمن سلامتی کا

قاتل ہے اس کو اللہ تعالیٰ سزا دنیا میں ذلت و رسوائی کی شکل میں دیتے ہیں لیکن چونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے اس کی سزا قبر میں بھی جاری رہتی ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے "عن ابن عباسؓ قال مر النبی ﷺ علی قبرین فقال انهما یعذبان وما یعذبان فی کبیرا ما هذا فکان لایستتر من بوله و اما هذا فکان یمشی بالنمیمة"

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور یہ کسی بڑی مشکل چیز کی وجہ سے عذاب میں گرفتار نہیں ہیں ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت (پردہ) چھینٹوں سے بچاؤ نہیں کرتا تھا اور رہا یہ دوسرا شخص تو وہ غیبت کرتا چغلی کھاتا تھا (یعنی چغلی اور غیبت کی وجہ سے اس کو قبر کا عذاب ہو رہا ہے) (صحیح بخاری کتاب الادب باب الغیبة رقم الحدیث ۶۰۵۲)

غیبت کرنے والا شخص اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے والا فعل بد کر کے اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنالیتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے "عن انسؓ قال قال رسول الله ﷺ لما عرج بی مررت بقوم لهم اظفار من نحاس یخمشون وجوههم و صدورهم فقلت من هؤلآء یا جبرائیل ؟قال هؤلآء الذین یأکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضهم"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے معراج کروایا گیا تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے تانبے کے ناخن تھے وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے میں نے پوچھا جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ تو جواب ملا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (چغلی کرتے) تھے۔ اور ان کی عزتوں کو روندتے تھے۔ (ریاض الصالحین للنوویؒ۔ اس کی سند صحیح ہے، حدیث نمبر ۵۰۲۶)

ماحول میں چغلی کی بد بو:

عن جابرؓ قال کنا مع النبی ﷺ فهاجت ریح منتنة فقال النبی ﷺ هذه ریح الذین یغتابون المومنین"

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول ﷺ کے ساتھ تھے تو سخت بدبودار ہوا چلی پس نبی ﷺ نے فرمایا یہ بدبو ان لوگوں کی ہے جو مومنوں کی غیبت کرتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبلؒ اس کی سند حسن ہے)

"عن ابن مسعودؓ قال ماالتقم احد لقمة شرا من اغتیاب المومن"

نہیں کھایا کسی ایک نے برا لقمہ جو زیادہ گندہ ہو مومنوں کی غیبت کرنے سے یعنی غیبت غلیظ ترین لقمہ اور بد ترین نوالہ ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد 10 صفحہ 576)

غیبت جیسے فعل منحوس اور چغلی جیسے قول زور کے ارتکاب کی اگرچہ مردوں میں بھی کوئی کمی نہیں لیکن عورتوں کا اس سلسلہ میں کردار کچھ زیادہ ہی نمایاں ہے۔

غیبت زنا سے بری:

عن جابرؓ عن رسول الله ﷺ قال الغیبة اشد من الزنا قالوا یا رسو ل الله ﷺ و کیف الغیبة اشد من الزنا قال ان الرجل لیزنی فیتوب فیتوب الله علیه فی روایة فیتوب فیغفر الله له و ان صاحب الغیبة لا یغفر حتی یغفر هاله صاحبه"

حضرت جابرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ غیبت زنا سے کیسے سخت ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی زنا کرتا ہے تو بہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے اس کی توبہ پر اسے بخش دیا جاتا ہے اور غیبت والا آدمی تب تلک نجات نہ پائے گا جب تلک وہ شخص نہ بخش دے جس کی غیبت کی ہے۔ (مشکوۃ المصابیح بتحقیق البانی جلد ۳ کتاب الاداب باب حفظ اللسان و الغیبة و الشتم فصل ثالث صفحہ ۱۳۶۶)

شریعت نے غیبت کو زنا سے زیادہ سخت قرار دیا ہے زنا کتنا بڑا گناہ ہے؟ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا زانی جب زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان خارج ہو جاتا ہے تب تلک واپس نہیں پلٹتا جب تلک وہ توبہ نہ کرے یعنی زنا کے گناہ سے انسان ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں داخل کر کے اس کی کیفیت بھی سمجھائی تفصیل کے لئے دیکھیں صحیح بخاری کتاب الحدود باب اثم الزناة۔

چغلی کا زهر:

عن عائشة قالت قلت للنبی ﷺ حسبک من صفیة کذا وکذا قال غیر مسدد تعنی قصیرة فقال لقد قلت کلمة لو مزج بها البحر لمزجته" (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبة مع عون المعبود جزء ۱۳ ص 102)

اس حدیث کا مطلب ہے کہ حضرت عائشہ ام المومنین نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آپ کے لئے صفیہ کا ایسا ایسا ہونا یعنی پست قد ہونا کافی ہے جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے ایسا جملہ کہا ہے کہ اگر اس کو سمندر میں ڈالا جائے تو اس کے ذائقے کو تبدیل کر کے رکھ دے۔ (یہ حدیث صحیح ہے) اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کسی

مسلمان کے متعلق ایسا کلمہ کہنا کس قدر زہر آلود ہے۔

دوسری طرف سمندر کی وسعتیں اور پانی کی مقدار بھی مدنظر رہے جبکہ ہم ان چیزوں کو معمولی خیال کرتے ہیں اور چغلی لگاتے پھرتے ہیں۔

غیبت اور روزہ:

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا فلاں دو عورتیں روزے سے مر رہی ہیں پیاس سے ان کی جان نکل رہی ہے اور دوپہر کا وقت تھا نبی ﷺ اس پر خاموش رہے اس نے دوبارہ وہی بات کہی کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ تو مرگئی ہوں گی یا تھوڑی دیر میں مر جائیں گی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو بلا لاو فرمایا تمہارا روزہ کیسا ہے کہ تم لوگوں کے گوشت کھا رہی ہو تم نے حلال سے روزہ رکھا ہوا ہے اور حرام (غیبت) کھا کر اس کو ضائع کر رہی ہو۔(بحوالہ تفسیر ابن کثیر جلد ۵ ص 153)

یعنی چغلی اور غیبت روزے کا مقصد فوت کر دیتی ہے جبکہ اس کے ثواب سے بھی محروم کرا دیتی ہیں۔امام ابو داوٴد نے اپنی سنن میں اس موضوع پر بـــاب الــغـيـبـة لـلـصـائـم قائم کر کے روشنی ڈالی ہے اور دلائل ذکر کئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ غیبت روزے کو بے کار اور بے فائدہ کر دیتی ہے۔انسان ایسے ہی بھوک پیاس میں مر رہا ہوتا ہے۔

چغل خور اور جنت:

ایک روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان ؓ سے کہا گیا ایک شخص لوگوں کی باتیں حکمرانوں کو جا کر بتلاتا ہے تو تب حضرت حذیفہ ؓ نے یہ حدیث پڑھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں قتات نہیں جائے گا امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں قتات کا معنی ہے النمام غیبت گو چغل خور۔

(جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی جلد ۶ ص 137 باب ماجاء فی النمام)

امام نووی ؒ نے ریاض الصالحین میں قتات کی جگہ نمام کا لفظ صحیحین کے حوالے سے نقل کیا ہے کیونکہ یہ لفظ صحیح مسلم کی روایت میں ہے۔ثابت ہوا کہ چغل خور جنت میں نہیں جاسکے گا۔اس لئے ہمیں لوگوں کی چغلی کرنے کی بجائے اپنی خامیوں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ہندوستان کے آخری مسلمان فرمانروا اور مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کا قول ہے

نہ تھی جب تک گناہوں پہ اپنے نظر
رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی جب گناہوں پہ اپنے نظر
نگاہ میں کوئی بھی برا نہ رہا

عن ابی عباس ؓ عن النبی ﷺ قال من ستر عورة اخیه المسلم ستر الله عورته یوم القیامة ومن کشف عورة اخیه المسلم کشف الله عورته حتی یفضحه بها فی بیته"

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے مسلمان بھائی کا کوئی عیب چھپایا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائیں گے اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کا کوئی عیب ننگا کیا اللہ تعالیٰ بھی اس کے عیب ننگے کر دے گا حتیٰ کہ اس کو ان کی بنا پہ اس کے گھر میں ہی ذلیل کر دے گا(سنن ابن ماجہ ابواب الحدود باب الستر علی المومن ص 183)

ایک روایت میں آیا ہے "من رای عورة فستر ها کان کمن احیاء مونودة" جس نے کسی میں کوئی عیب دیکھا پھر اس پر پردہ ڈال دیا گویا اس نے زندہ در گور کی بچی کو بچایا۔(تفہیم القرآن مولانا مودودی جلد ۵ ص ۸۹)

چغل خور مخلوق کے بدترین لوگ:

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" الا اخبرکم بشرارکم قالوا بلی قالوا بلی قال المشائوون باالنمیمة المفسدون بین الاحبه الباغون للبراء العیب"

کیا میں تمہیں تمہارے بد ترین لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں صحابہ ؓ نے عرض کی کیوں نہیں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا چغل خور دوستوں میں فساد ڈالنے والے باغی اور ٹیڑے لوگ (لوگوں کے عیب پھیلانے والے)۔(الادب المفرد للبخاری ؒ اردو ص 122)

چغلی کا مقصد:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ "عضہ" کیا ہے۔وہ چغلی ہے کہ لوگوں کے درمیان فتنہ فساد پھیلانے کیلئے ایک کی بات دوسری جگہ کرنا۔ثابت ہوا کہ چغلی کا مقصد لوگوں میں باہم نفرت اور ان کے درمیان رنجش ابھارنا ہے۔(سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی جلد ۲ حدیث ۸۴۵)

غیبت کا وزن:

امام بخاری ؒ فرماتے ہیں کہ امام ابو عاصم نے فرمایا کہ جب مجھے بات معلوم ہوئی کہ غیبت کرنا حرام ہے پھر میں نے کبھی غیبت نہیں کی کیونکہ غیبت ہاتھی سے زیادہ وزنی ہے۔(حیاۃ الحیوان علامہ کمال الدین الدمیری ؒ اردو جلد ۲ ص 594) یعنی قیامت کے دن غیبت کا وزن ہاتھی سے بھی زیادہ ہوگا۔

غیبت سے بچنے کا نسخہ:

مشہور امام ابن وہب ؒ دوسری صدی ہجری کے بہت بڑے محدث وفقیہ گزرے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے غیبت سے بچنے کے لئے یہ طریقہ اپنا رکھا تھا کہ آن اگر کسی کی غیبت کی تو اپنے نفس کو سزا دینے کیلئے دوسرے دن کا روزہ رکھا لیکن یہ چیز بجائے سزا کے مجھے مرغوب و مسرور اور پر لطف بن گئی اور نفس کو اس میں مزا آنے لگا پھر

میں نے یہ پروگرام طے کیا کہ اب اگر کسی کی غیبت کروں گا تو اس کے بعد ایک درہم صدقہ کروں گا یہ چیز نفس پہ سخت گزری تو جلد ہی میرے نفس نے غیبت چھوڑ دی اور مجھے چغلی سے نجات مل گئی۔ (ترتیب المدارک للقاضی عیاض جلد۳)

یہ بہترین نسخہ ہمیں بھی استعمال کرنا چاہیے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ "ماغتبت احد امنذ علمت ان الغیبة حرام"

مجھے جب سے معلوم ہوا ہے غیبت حرام ہے میں نے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی۔ مقدمہ فتح الباری ص665)

حضرت امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ اگر میں لازماً ہی کسی کی غیبت کروں تو مجھے اپنے والدین کی غیبت کرنی چاہیے کیونکہ وہ میری نیکی کے زیادہ حق دار ہیں اس لئے کہ غیبت کرنے والے کی نیکیاں جس کی غیبت کی جاتی ہے اس کو دے دی جاتی ہے۔ کسی نے حضرت حسنؒ کو بتلایا کہ فلاں شخص نے آپکی غیبت کی ہے تو جواب میں حضرت حسنؒ نے غیبت کرنے والے کو کھجوروں کا بہترین تھال بھر کر بھیجا اور فرمایا کہ تم نے اپنی نیکیاں مجھے دی ہیں اور میں نے مناسب سمجھا کہ تمہیں بہتر بدلہ دوں۔ (تو اس آدمی نے غیبت سے توبہ کرلی) (اصلاح النبوت ص129)

میمون کا بیان ہے کہ ایک روز میں سو رہا تھا کہ کسی نے خواب میں مجھے کہا کہ یہ حبشی کی سڑی ہوئی لاش تیرے سامنے ہے اس سے کھاؤ میں نے کہا کیونکر کھاؤں کہنے والے نے کہا تو نے فلاں کے غلام کی غیبت کیوں کی تھی جواب میں نے کہا خدا کی قسم میں نے نہ کوئی اس کی اچھائی بیان کی اور نہ برائی کہنے والا کہتا ہے لیکن تیرے سامنے اس کی برائی بیان ہوئی تو خاموش رہا اور سنتا رہا اس کے بعد میمون کا یہ حال تھا کہ خود کسی کی غیبت کرتا نہ اپنی محفل ومجلس میں کسی کو یہ کام کرنے دیتا۔ (تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی جلد ۱۱ ص45)

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" ان من کفارة الغیبة ان یستغفر لمن اغتابه تقول اللهم اغفرلنا وله"

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی جس کی غیبت کی ہے اس کیلئے دعا کرے اور یوں کہے اللہ ہمیں معاف فرما اور اس کی بھی بخشش فرما (سنن البیہقی سند میں قدرے ضعف ہے)

آخری بات:

آپ نے تفصیلاً پڑھ لیا ہے کہ چغلی کے نقصانات ونتائج کیا ہیں کہ یہ محبتوں کیلئے زہر قاتل اور رشتوں کے درمیان شرفاصل ہے یہ شیطان ومنافق کی محبوب غذا جبکہ مسلمان کیلئے ایمان لیوا ہے یہ غیبت اللہ کے غضب کو بھڑکانے اور خدا کو غصہ دلانے والی چیز ہے۔

یہ عذابوں کی نوید اور بدنیتی کی دلیل ہے اس کو معاشرے کا ناسور سمجھ کر اور امن کیلئے عفریت سمجھ کر آج ہی اس کو خیر آباد کہیں اور اس کبیرہ گناہ سے اپنی جان چھڑائیں۔

مخالف کا اپنے اگر نام لیجے
تو ذکر اس کا ذلت و خواری سے کیجئے
کبھی بھول کر طرح اس میں دیجے
قیامت کو دیکھو گے اس کے نتیجے
گناہوں سے ہوتے ہو گویا مبرا
مخالف پہ کرتے ہو جب تم تبرا

و اللہ ھو الموفق و المستعان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: حج کا طریقہ

۹۔ بال یا ناخن کاٹنا

یہ امور تو مردوں اور عورتوں کو مشترکہ تھے مگر مردوں کیلئے تین چیزیں اور بھی منع ہیں:

۱۔ سلا ہوا کپڑا پہننا

۲۔ سر پر ٹوپی پہننا یا پگڑی باندھنا

۳۔ موزے یا جرابیں پہننا

اگر جوتا نہ ہونے کی صورت میں موزے پہننا پڑیں تو ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لیا جائے۔

اور دو چیزیں ایسی ہیں جو عورتوں کیلئے مشترکہ امور کے علاوہ منع ہیں:

۱۔ نقاب استعمال کرنا (عورتیں اپنی چادروں کو ہی اس طریقہ سے استعمال کرسکتی ہیں کہ پردہ بھی ہو جائے اور الگ سے نقاب کی شکل بھی نہ بنے۔

۲۔ دستانے پہننا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے خاص فضل وکرم سے تمام مسلمانوں کو کتاب وسنت کے مطابق زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے، سیئات سے درگزر فرمائے اور حسنات کو قبول فرما کر اجر وثواب سے نوازے، جن کو حج کی توفیق ملی ہے۔ ان کو اس کا پورا پورا بدلہ عطا فرمائے اور جو ابھی تک اس سعادت سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم

اللهم وفقنا لما تحب وترضی